والیٔ انبیر راجہ بھگوان داس
یا
بھگونت داس؟

(از۔ عبدالرؤف خاں ایم۔ اے، اُدئی کلاں، راجستھان)

آمیر (جے پور) کے کچھواہہ[۱] راجگان معمولی حیثیت کے زمیندار تھے جس کی تاریخ بجائے تاریخی حقائق وشواہد کے محض تخمین وظن اور قیاس آرائی پر مبنی ہے لیکن راجہ پرتھوی کچھواہہ (۱۵۰۳ء تا ۱۵۲۷ء) کے عہد سے آمیر کے راجاؤں کو نسبتاً اہمیت حاصل ہونا شروع ہوگئی تھی۔ پرتھوی راج جنگِ خانواہ (کنواہہ یا کانوہ) ۱۵۲۷ء میں بابر کے بالمقابل رانا سانگا کا فریق تھا اور دادِ شجاعت دیتا ہوا زخموں کی تاب نہ لاکر مارا گیا۔ چنانچہ راجگانِ جے پور پرتھوی راج کو ہی اپنا مورثِ اعلیٰ تسلیم کرتے ہوئے اپنا شجرہ نسب اسی سے شروع

---

[۱] ۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ کچھواہہ رام چندر کے بڑے کُش کی نسل سے ہیں۔ اس کے برعکس کچھ مؤرخ اس لفظ کو کچھپ (سنگ پشت) گھٹ (جسم) کی بگڑی ہوئی صورت تسلیم کرتے ہیں یعنی کچھپ گھٹ ہی آگے چل کر کچھواہہ بن گیا لیکن گمان غالب ہے کہ کُش کی نسل سے ہونے کے سبب یہ کُشواہہ کہلائے اور یہی کُشواہہ عوامی لہجہ میں کچھواہہ ہوگیا۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو راجستھان کا اتہاس، ص ۵۔۱۰۴، از ڈاکٹر گوپی ناتھ شرما۔ طبع ۱۹۷۸ء۔

بیت بھی ۔ چندر محل اور البرٹ ہال (موجودہ جے پور میوزیم) کی دیواروں پر جو تصاویر بنوائی گئی ہیں ۔ اُن میں پہلی تصویر اسی پرتھوی راج کی ہے ۔ کیونکہ اس خانوادہ میں یہی پہلا راجہ تھا جس کی حکومت وسعتِ رتبہ اور کسی حد تک سیاسی اہمیت کے پیشِ نظر مستحکم ہو گئی تھی ۔ راجہ پرتھوی راج کے نو رانیاں تھیں جن میں بیکانیر کے راؤ لونکرن کی راج کماری بالا بائی کے بطن سے بارہ اولادِ ذکور اور سات راجکمار دیگر رانیوں سے تھے ۔ اس طرح ان کے کل انیس راج کمار تھے[1] ۔ ان میں سے پورن مل، بھیم سی (بھیم دیو) اور بھارمل آمیر کے راجہ ہوئے ۔ پرتھوی راج کے انتقال (۱۵۲۷ء) کے بعد پورن مل آمیر کے تخت کا وارث ہوا ۔ اس دوران میں مغل حکومت قدرے مستحکم ہو گئی تھی ، بہ ایں سبب پورن مل نے مغلوں سے روابط قائم کرنا چاہے اور یہی پہلا راجپوت زمیندار تھا جو مغل شہنشاہ ہمایوں کے دربار میں حاضر ہوا اور راجہ کے خطاب نیز ماہی مراتب[2] کے اعزازی نشان سے نوازا گیا

---

[1] ۔ دیکھیے موہتا نینسی ری کھیات ، راجستھانی بھاکا میں بہت سے باد فروش (باد خواں) بھاٹ، لوگوں کے ذریعہ مختلف کھیات یعنی شہرت نامے لکھے گئے ۔ ان میں موہتا نینسی ری کھیات بہت مشہور ہے ۔ جو تاریخی ماخذ کے علاوہ ادبی اہمیت کی حامل بھی ہے ۔ تفصیل کے لئے دیکھیے حوالہ سابق ص ۱۴۳ تا ۱۴۷ ۔

[2] ۔ ماہی مراتب کی وضاحت میں جناب سلیمان شہریار قمر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ایران کے بادشاہ . . . نوشیرواں کا نبیرہ خسرو تخت سے دستبردار کر دیا گیا تھا ، فوجی طاقت حاصل کر کے وہ دوبارہ تخت نشین ہوا تو اس دن ماہ برج حوت (ماہی) میں تھا ، جسے خسرو نے فال نیک سمجھ کر ماہی اور ماہ (چاند) کے ملے ہوئے نشان کو "ماہی مراتب" کے نام سے مشہور کیا ۔ خسرو نے اس نشان کے نقرئی (طلائی) علم بنوا کر اپنے امرا کو دیے ۔ بعد ازاں مغل بادشاہوں نے اس کی پیروی میں اپنے جاں نثار امرا کو ماہی مراتب کے نشان سے نوازنے کی ابتدا کی ۔ دراصل ماہی مراتب وہ اعزازی نشان کہلاتے تھے جو بادشاہوں کی سواری کے آگے ہاتھیوں پر چلتے تھے ۔ یہ اعتبار سیارگان ماہی کی سات شکلیں بہ تفصیل ذیل ہوا کرتی تھیں :
(۱) شکل آفتاب یعنی سورج کا نشان (۲) نشانِ پنجہ (۳) نشانِ میزان (۴) اژدہا پیکر (۵) سورج مکھی . . .

لیکن پورن مل کو ۱۵۳۳ء میں بھیم دیو شکست دے کر آمیر کے تخت پر قابض ہو گیا اور ۱۵۳۶ء میں اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا رتن سنگھ تخت نشین ہوا جسے کچھ عرصہ بعد اس کے برادر خورد آسکرن نے زہر دے کر مروا دیا اور خود حکمراں بن بیٹھا۔ دریں اثنا بھارمل نے بھرواڑوں کو اپنا طرفدار بنا کر آسکرن کو اہانت آمیز طریقہ سے تخت سے دستبردار کر دیا اور جون ۱۵۴۷ء میں خود آمیر کا حکمراں بن گیا۔ آسکرن بادشاہِ وقت اسلام شاہ سور (۱۵۴۵ء-۱۵۵۴ء) کی خدمت میں بغرض دادخواہی حاضر ہوا مگر بھارمل نے بھی جو کافی محتاط انسان تھا، گوپال (نا تھاوت) کو اپنا سفیر بنا کر اسلام شاہ سور کے دربار میں روانہ کیا۔ اسلام شاہ نے آسکرن کو بجائے آمیر کے نرور کا ٹھکانہ عطا کیا جہاں ۱۴۹۶ء تک آسکرن کی اولاد و احفاد قابض رہی۔ پرتھوی راج کے انتقال (۱۵۲۷ء) اور بھارمل تخت نشینی (۱۵۴۷ء) تک آمیر میں اس بیس سالہ مدت میں انتشار و خلفشار اور سازشوں کا دور دورہ رہا۔

۱۵۵۶ء میں اکبر کے سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد بھارمل نے دور اندیشی سے کام لیا اور حاجی خاں پٹھان کے خلاف نارنول کے مغل حاکم مجنوں خاں قاقشال کی مدد کی۔ اس کے صلہ میں اکبر نے بھارمل کو دربار میں بلوا کر خلعت فاخرہ، اسلحہ اور مرصع زیورات سے نوازا، اور ۱۵۶۲ء میں اپنی راج کماری ہیر اکنور کی شادی اکبر سے کرنے کے بعد، بھارمل مغل سلطنت کا امیر الامرا اور پانچہزاری منصبدار بنا دیا گیا۔ یہ شادی مغل راجپوت اتحاد میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بھارمل کی وفات ۱۵۷۳ء میں فتحپور سیکری یا آگرہ میں ہوئی[1]۔ بھارمل کی رانی بدنا دیوی سے دو راج کمار پیدا ہوئے۔ پہلا بھگونت داس اور دوسرا بھگوان داس۔ اسی اسمی مماثلت کے سبب راجستھان کے مشہور مورخ..

---

[1] بانکی داس ری کھیات (نروتم داس)، نمبر ۱۳۱۴، ۱۴۱۶، ص ۱۲۴، لیکن کرشن دت باجپئی نے اپنی تصنیف "برج کا اتہاس" جلد دوم میں لکھا ہے کہ بھارمل نے اپنے آخری ایام متھرا میں بسر کیے جہاں وشرام گھاٹ پر جنوری ۱۵۷۳ء میں وہ فوت ہوا اور اس کی نعش کے ساتھ اس کی رانی بدنا دیوی بھی ستی ہوئی جس کی یادگار کے طور پر ۱۵۷۰ء میں جمنا کے کنارے راجہ بھگونت داس نے چھتری ...
ایضاً اسمتھ ... جلد ۲، ۱۰۱

[illegible] ہر اپنا دھا کوئی خلجان کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ وہ رقمطراز ہیں کہ مان سنگھ بھگونت داس کا دوسرا چھوٹا بھائی تھا جسے آمیر کے راجہ بھگوان داس نے اپنا متبنّٰی بنا لیا تھا[1]۔ اس سلسلہ میں [illegible] کے مبتلاء خلجان ہونے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اکثر عصری فارسی کتب تواریخ میں "بھگونت داس" کی بجائے "بھگوان داس" ہی لکھا ہوا ملتا ہے[2]۔ مگر علامی ابوالفضل اکبرنامہ میں بھگونت داس ہی لکھتے ہیں[3]۔ اور بھارمل کے انتقال کے بعد ہی بھگونت داس ماگھ سُدی ۶ سمبت ۱۶۳۰ معادل ۷ فروری ۱۵۷۳ء کو آمیر کا راجہ ہوا۔ منشی دیبی پرساد اپنی تصنیف "آمیر کے راجہ" میں لکھتے ہیں کہ بھگونت داس کے ٹیکے (وہ قشقہ جو کسی راجہ کی پیشانی پر اُس کے اورنگ نشین ہوتے وقت لگایا جاتا ہے اور جسے راج تلک بھی کہتے ہیں) کا دستور فتحپور سیکری میں خود شہنشاہ اکبر نے کیا اور پانچہزاری منصب اور امیر الامراء کا درجہ بھی عنایت کیا۔ نیز بھگوان داس کو اسی وقت قصبہ لوان (ٹونک) کی جاگیر دی گئی۔ اس قصبہ کو جو جے پور اور دوسہ کے درمیان کہستانی سلسلہ میں واقع ہے، بھارمل نے ہی مینا (ناہلا) قوم کے اقتدار کو ختم کرکے ازسرنو آباد کیا۔

آمیر کے کلیان جی کے مندر کے دروازہ کے کتبہ[4] کی عبارت نیز دیگر کتبات اور راجگانِ انبیر (جے پور) کے شجرات کی بازیافت سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ بھگوان داس فی الواقع بھگونت داس کا چھوٹا بھائی تھا جسے لوان کی جاگیر عطا ہوئی تھی اس جاگیر پر۔۔۔ بھگوان داس کی اولاد، جو بانکاوت کہلاتی ہے، ایک عرصہ تک قابض و متصرف رہی۔ آمیر کا

---

[1] ۔ راجپوتانہ کا اتہاس ۳ : ۴۸۰، نیز مقالہ کچھواہوں کے اتہاس میں ایک الجھن مشمولہ مادھری بابت اساڑھ سمبت ۱۹۷۳/۱۹۱۶ء۔ [2] طبقاتِ اکبری ایسٹ وڈادسن ۵ : ۲۷۳ نیز صفحات مابعد، منتخب (دلوی) ۲ : ۱۴۴، ۲۳۳ ۔ فرشتہ برگز ۲۳۶۱۲ ومابعد نیز فرشتہ اردو ترجمہ عبدالحی خواجہ ایم ۔ اے ۱ : ۶۹۶، ۷۲۰ ۔ ۷۲۱، ۷۴۴ ۔ [3] ۔ اکبرنامہ (بیورج) ۲ : ۱۳ ۔
[4] ۔ اس کتبہ کو راجستھان کے محکمۂ آثارِ قدیمہ کے افسر آثاریات جناب وجے کمار صاحب نے تلاش کیا ۔ ۱۲

لیکن پورن مل کو ۱۵۳۳ء میں بھیم دیو شکست دے کر آمیر کے تخت پر قابض ہو گیا اور ۱۵۳۶ء میں اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا رتن سنگھ تخت نشین ہوا جسے کچھ عرصہ بعد اس کے برادرِ خورد آسکرن نے زہر دے کر مروا دیا اور خود حکمراں بن بیٹھا۔ دریں اثنا بھارمل نے سرداروں کو اپنا طرفدار بنا کر آسکرن کو اہانت آمیز طریقے سے تخت سے دستبردار کر دیا اور جون ۱۵۴۷ء میں خود آمیر کا حکمراں بن گیا۔ آسکرن بادشاہِ وقت اسلام شاہ سور (۱۵۴۵ء – ۱۵۵۳ء) کی خدمت میں بغرضِ دادخواہی حاضر ہوا مگر بھارمل نے بھی جو کافی محتاط انسان تھا، گوپال نامی معتمد کو اپنا سفیر بنا کر اسلام شاہ سور کے دربار میں روانہ کیا۔ اسلام شاہ نے آسکرن کو بجائے آمیر کے نرور کا ٹھکانہ عطا کیا جہاں ۱۶۹۶ء تک آسکرن کی اولاد و احفاد قابض رہی۔ پرتھوی راج کے انتقال (۱۵۲۷ء) اور بھارمل تخت نشینی (۱۵۴۷ء) تک آمیر میں اس بیس سالہ مدت میں انتشار و خلفشار اور سازشوں کا دور دورہ رہا۔

۱۵۵۶ء میں اکبر کے سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد بھارمل نے دوراندیشی سے کام لیا اور حاجی خاں پٹھان کے خلاف نارنول کے مغل حاکم مجنوں خاں قاقشال کی مدد کی۔ اس صلہ میں اکبر نے بھارمل کو دربار میں بلوا کر خلعت فاخرہ، اسلحہ اور مرصّع زیورات سے نوازا، اور ۱۵۶۲ء میں اپنی راج کماری ہیرا کنور کی شادی اکبر سے کرنے کے بعد، بھارمل مغل سلطنت کا امیر الامرا اور پانچ ہزاری منصبدار بنا دیا گیا۔ یہ شادی مغل راجپوت اتحاد میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بھارمل کی وفات ۱۵۷۳ء میں فتحپور سیکری یا آگرہ میں ہوئی[۱]۔ بھارمل کی رانی بدنا دیوی سے دو راج کمار پیدا ہوئے۔ پہلا بھگونت داس اور دوسرا بھگوان داس۔ اسی اسمی مماثلت کے سبب راجستھان کے مشہور مورخ..

---

[۱]۔ بانکی داس ری کھیات (نروتم داس) نمبر ۱۴۱۳، ص ۱۴۱۶، ۱۲۴ لیکن کرشن دت باجپئی نے اپنی تصنیف "برج کا اتہاس" جلد دوم میں لکھا ہے کہ بھارمل نے اپنے آخری ایام متھرا میں بسر کیے جہاں وشرام گھاٹ پر جنوری ۱۵۷۳ء میں وہ فوت ہوا اور اس کی نعش کے ساتھ اس کی رانی بدنا دیوی بھی ستی ہوئی جس کی یادگار کے طور پر ۱۵۷۴ء میں جمنا کے کنارے راجہ بھگونت داس نے ایک ...

[illegible] سنگھ [illegible] کو بھی ہیجان کا سامنا کرنا پڑا تھا جو وہ [illegible] ہے کہ مان سنگھ بھگونت
داس کا دوسرا چھوٹا راجکمار تھا جسے آمیر کے راجہ بھگوان داس نے اپنا متبنّیٰ بنا لیا تھا[1] اس سلسلہ
میں ذکر اوپر آچکا ہے کہ مبتلاء ہیجان ہونے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اکثر عصری فارسی کتب تواریخ میں
"بھگونت داس" کی بجائے "بھگوان داس" ہی لکھا ہوا ملتا ہے[2]۔ مگر علامی ابوالفضل
اکبر نامہ میں بھگونت داس ہی لکھتے ہیں[3]۔ اور بھارمل کے انتقال کے بعد یہی بھگونت داس
ماگھ سُدی ۶ سمبت ۱۶۳۰ معادل ۷ فروری ۱۵۷۴ء کو آمیر کا راجہ ہوا۔ منشی دیوی پرساد
اپنی تصنیف "آمیر کے راجہ" میں لکھتے ہیں کہ بھگونت داس کے ٹیکے (وہ قشقہ جو کسی راجہ
کی پیشانی پر اُس کے اورنگ نشین ہوتے وقت لگایا جاتا ہے اور جسے راج تلک بھی کہتے ہیں) کا
دستور فتحپور سیکری میں خود شہنشاہ اکبر نے کیا اور پانچہزاری منصب اور امیر الامراء کا درجہ
بھی عنایت کیا۔ نیز بھگوان داس کو اسی وقت قصبہ لُوان (دنا ہن) کی جاگیر دی گئی اِس قصبہ
کو جو جے پور اور دوسہ کے درمیان کہستانی سلسلہ میں واقع ہے، بھارمل نے ہی مینا (؟)
قوم کے اقتدار کو ختم کرکے از سرِ نو آباد کیا۔

آمیر کے کلیان جی کے مندر کے دروازہ کے کتبہ[4] کی عبارت نیز دیگر کتبات اور راجگانِ
انبیر (جے پور) کے شجرات کی بازیافت سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ بھگوان داس
فی الواقع بھگونت داس کا چھوٹا بھائی تھا جسے لوان کی جاگیر عطا ہوئی تھی اِس جاگیر پر۔۔۔
بھگوان داس کی اولاد، جو بانکاوت کہلاتی ہے، ایک عرصہ تک قابض و متصرف رہی۔ آمیر کا

۱۔ راجپوتانہ کا اتہاس ۳: ۴۸۷ نیز مقالہ کچھواہوں کے اتہاس میں ایک الجھن مشمولہ مادھری
بابت اساڑھ سمبت ۱۹۷۳/۱۹۱۶ء۔ ۲۔ طبقات اکبری الیٹ وڈاوسن ۵: ۲۷۳ نیز صفحات
مابعد منتخب (لوئی) ۲: ۱۴۴، ۲۳۳۔ فرشتہ برگز ۲: ۲۳۶ و مابعد نیز فرشتہ اردو ترجمہ عبدالحیٔ
خواجہ ایم۔ اے ۱: ۶۹۶، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۴۴۔ ۳۔ اکبر نامہ (بیورج) ۲: ۱۳۔
۴۔ اس کتبہ کو راجستھان کے محکمۂ آثار قدیمہ کے افسر آثاریات جناب وجے کمار صاحب
نے تلاش کیا۔ ۱۲

[illegible]
میں تعمیر ہوا تھا کی از سرِ نو مرمت اکبر کے عہد میں ہوئی تھی اسی وقت یہ کتبہ نصب کیا
گیا تھا جس کا رسم الخط دیوناگری اور زبان راجستھانی ہے جس میں شمسی جمع کی بجائے سین
کا استعمال کیا گیا ہے مثلاً "پات ساہ" یعنی بادشاہ وغیرہ۔ اس کتبہ میں آمیر کے
عصری حکمراں کی حیثیت سے راجہ بھگونت داس ہی کا ذکر ہے نہ کہ بھگوان داس کا۔ اس
کتبہ کی عبارت حسبِ ذیل ہے :-

"संवत १६३१ वरषे मांगसीर बदो २ पातीसह श्री....
अकबर राजी राजाधिराज श्री भगवन्त दास जी क राज
प्रोहीत श्री कान्हा जी प्रसाद मडाये सूत्र धार जगमाल..
पेरासुत भगवती तीषताकतर।"

کوی بھوشن اور مہاکوی سورج مل میشن نے بھی مان سنگھ کو بھگونت
داس ہی کا بیٹا بیان کرتے ہوئے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ آمیر کی حکومت بھگونت
داس ہی کو وراثتہً حاصل ہوئی تھی جو اکبر کا برادرِ نسبتی یعنی سالا تھا۔ کوی بھوشن اپنی
تصنیف بھوشن بھارتی میں لکھتا ہے :-

अकबर पायो भगवंत के तनै सो मान बहुरि जगत सिंह
महा मरदाने सों, भषणत्यो पायो जहाँगीर मानसिंह जू सों,
शाहि जहां पायो जय सिंह जग जाने सों। अब औरंगजेब
पायो रमा सिंह जू सों, औरा दिन-दिन पै है, कुरम के माने
सों, केते राजा राय मान पावें पातसाहन सों, पावे पातसाह
मान "मान" के घराने सों॥

[illegible]

[illegible] کا ذکر کیا ہے اور لکھتا ہے :-

कुमार हुतो भगवंत के घरत मानअमि घान
अक्बर सालक होय है; बालक ब्याह विधानै।

قلعہ جموارام گڈھ (جے پور) کے ایک کتبہ سے، جو جے پور میوزیم میں محفوظ ہے اس امر کی مزید تصدیق ہوتی ہے کہ بھگونت داس اور بھگوان داس برادر اعیانی تھے اور بڑے ہونے کی وجہ سے آمیر کی گدی بھگونت داس کو حاصل ہوئی تھی نہ کہ بھگوان داس کو۔ جموارام گڈھ کے قلعہ سے دستیاب کتبہ کی عبارت حسب ذیل ہے :-

स्वसित श्री मन नृपति विक्रमादित्य राज्यातीत संवत १६६९ सालिवाहन शकातीत १५३४ फालुन शुक्ल पक्षे ५ रविवासरे श्री मज्जहांगीर साहे राज्ये वर्तमाने श्री रघुवंश.. तिलक कछवाह कुलमण्डन श्री राजा पृथ्वी राज तत्पुत्र श्री राजा भारहमल्ल तत्पुत्र श्री राजा भगवन्त दास तत्पुत्र सकल नरेन्द्र चूड़ामणि प्रताप पराभूत समस्त शत्रुगण समस्त पृथ्वी- विजय प्राप्त महा -यशो राशे विराज मान श्री महाराजा धिराज मान सिंह नरेन्द्र कारितं रामगढ़ प्रकाराख्यं दुर्गं... कूपाराम्निप- शोभितं तत्र परम पवित्र श्री पद्माकर पुरी हित पुत्र श्री पुरोहित पीतांबर स्याधिकारे सिद्धं। तत्र कार्य... नियुक शिल्पेन :।

एतद् देशीय निजामश्च ।। अन्ये च तन्मतानुसारिण : ।।

ص ۱۵ — دنش بھاسکر : ۲۲۳۴

[illegible]

[illegible] سمادن ۱۶۱۸ء میں راجہ بھگونت داس کے راجکمار مہاراجہ دھیراج مان سنگھ نے اپنے پروہت بدھاکر کے بیٹے پیتامبر کی نگرانی میں تعمیر کروایا۔[1] تاریخ جے پور کے ماہر آنجہانی [illegible]ہت ہری نارائن شرما ودّیا بھوشن نے اپنے مقالہ "فرزند دولت مہاراجہ شری مان سنگھ اول" میں مان سنگھ کو بھگونت داس کا پہلا صحیح النسب (Legitimate child.) راج کمار بتلایا ہے جس کی ولادت پوس بدی ۱۳ سمبت ۱۶۰۷ مطابق ۲۱ دسمبر بروز اتوار ۱۵۵۰ء کو بھگونت داس کی پٹ رانی (پہلی مہارانی) بھاگوتی یا بھگوتی پنوار کے بطن سے ہوئی جو مالپورہ کے پچاین پنوار کی راج کماری اور راؤ آدھو کی پوتی تھی۔ اس رانی کے مان سنگھ کے علاوہ مادھو سنگھ، سور سنگھ اور پرتاپ سنگھ یعنی چار لڑکے پیدا ہوئے ان میں سے پرتاپ سنگھ کے بارے میں بہت کم معلومات فراہم ہوئی ہیں، وہ لاولد تھا اور شاید نوعمری میں ہی فوت ہو گیا۔ اس رانی کے علاوہ بھگونت داس کے بارہ دیگر۔۔ رانیاں اور خواص (کنیزیں) بھی تھیں۔

مذکورۃ الصدر چار راجکماروں کے ماسوا اس کے تین راجکمار اور دو راجکماریاں دیگر رانیوں سے اور دو لڑکے ایک خواص سے تولد ہوئے۔ اس طرح بھگونت داس کے کل نو لڑکے اور دو لڑکیاں متولد ہوئیں۔ ان میں مان سنگھ سب سے بڑا۔۔ راج کمار تھا۔ راجہ بھگونت داس کی راجکماریوں میں سے "مان کنور" کی شادی[2] ۱۵۸۴ء

---

[1] آمیر کے نزدیک "بھگونت ساگر" نامی تالاب بھی بھگونت داس نے ہی تعمیر کروایا تھا جو اُسی کے نام سے موسوم ہوا۔ [2] اس شادی کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو ہسٹری آف جہانگیر از ڈاکٹر بینی پرساد ص ۲۴ و ۲۵۔ اس سلسلے میں مورخِ ہند علامہ شبلی نعمانی متوفی ۱۹۱۴ء کی معرکتہ الارا نظم معنون "شمیم انگیز ہاں عطرِ محبت کی" بھی قابل مطالعہ ہے جس کا پہلا اور آخری شعر یہ ہے:

قرابت راجگانِ ہند سے اکبر نے جب چاہی — کہ یہ رشتہ عروسِ کشور آرائی کا زیور تھا
تمہیں لے کے ساری داستاں میں یاد ہے اتنا — کہ عالمگیر [illegible] تھا [illegible] تھا

[illegible] ہے۔